B.A, Part-2 URDU (MB)

Paper- (Prose)

Topic: Shaad Azim Abadi

Notes By:

Dr. Masroor Haidri,

Department of Urdu,

J.K College, Biraul, Darbhanga

شادعظیم آبادی کی شاعرانہ عظمت

شادعظیم آبادی کا اصلی محمد اور تخلص شاد تھا- وہ 1846ء کو محلّہ پورب دروازہ عظیم آباد پٹنہ میں پیدا ہوئے-
ان کے والد سید عباس مرزا دادا سید تفضّل حسین اور نانا نواب مہدی علی خان اپنے وقت کے ذی وقار، صاحب ثروت اور عالی مرتبت لوگوں میں تھے- شادعظیم آبادی نے امارت اور ریاست کی آغوش میں آنکھ کھولی اور عربی، فارسی اور دینیات کی تعلیم اپنے زمانے کے لائق اساتذہ سے حاصل کی۔ شاعری میں الفت حسین فریاد عظیم آبادی کو اپنا استاد تسلیم کیا۔ شاد نے اپنی کچھ غزلوں پر صفیر بلگرامی سے بھی اصلاح طلب کی تھی اور میر انیس اور مرزا دبیر کی صحبتوں سے بھی فیض حاصل کیا تھا۔

شادعظیم آبادی کو اردو, فارسی اور عربی زبان پر بڑا عبور حاصل تھا۔ وہ انگریزی اور ہندی زبان سے بھی ضروری واقفیت رکھتے تھے۔ شادعظیم آبادی کی مطبوعہ کتابوں کی فہرست کافی طویل ہے۔ ان کی ان تصنیفات کی فہرست سے ہی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ انہوں نے اردو ادب کی کتنی غیر معمولی خدمات انجام دی ہیں۔ اسی غیر معمولی ادبی خدمات کے صلے میں سرکار نے انھیں خان بہادر کے خطاب سے نوازا۔ شادعظیم آبادی کو اپنے زمانے کا میر بھی کہا گیا۔ ایسے عظیم المرتبت شاعر کی آخری زندگی بڑی عسرت اور معاشی تنگدستی میں گزری۔ حالاں کہ وہ کئ سال تک پٹنہ میں آنریری مجسٹریٹ بھی رہے۔ دراصل ان کی حد سے بڑھی ہوئی شرافت و حمیت اور خودداری نے انھیں دنیاداری اور دنیا سازی کے فن سے باز رکھا۔ اردو کا یہ عظیم شاعر 7 جنوری 1927ء کو بھلے ہی ہمارے درمیان سے رخصت ہوگیا مگر اپنے کلام کے ذریعے وہ آج بھی ہمارے دلوں میں زندہ ہیں اور آئندہ بھی رہیں گے۔

شاد عظیم آبادی کی ادبی شخصیت کے مختلف پہلو ہیں۔ وہ نظم نگار اور نثر نگار دونوں ہیں۔ نثر میں انہوں نے تذکرہ , ناول اور خودنوشت سوانح عمری میں اپنی دلچسپی کا مظاہرہ کیا ہے۔شعری اصناف میں انہوں نے غزل , قصیدہ , مرثیہ , مثنوی , رباعی, قطعات وغیرہ میں طبع آزمائی کی ہے۔شاد عظیم آبادی نے مختلف اصنافِ سخن میں طبع آزمائی ضرور کی ہے مگر اردو ادب میں ان کی اصل حیثیت ایک عظیم المرتبت غزل گو شاعر کی ہے۔ایسے بلند پایہ شاعر کو ایک زمانے تک اردو ادب میں وہ پذیرائی نہیں ملی جس کے وہ مستحق تھے۔اسی لئے شاد عظیم آبادی کو بھی غالب کی طرح اپنی زندگی میں اپنی ناقدری کا شکوہ رہا مگر ظاہر ہے ایسے بلند قامت شاعر کو آخر کب تک نظر انداز کیا جاتا۔ بالآخر وہ وقت آیا کہ اردو ادب میں شاد عظیم آبادی کے مقام ومرتبہ کو پہچانا گیا اور ان کے کلام کو داخلِ نصاب کیا گیا۔

شاد عظیم آبادی دبستانِ عظیم آباد کے بڑے قادر الکلام شاعر ہیں۔انہوں نے غزل گوئی کے ساتھ ساتھ مرثیہ اور رباعی میں بھی اپنے کمال کا مظاہرہ کیا ہے۔مرثیہ میں انہوں نے میر انیس کا تتبع کیا اور خیال و زبان میں میر انیس جیسی لطافت، چاشنی اور تاثیر پیدا کرنے کی سعی کی ہے۔ان کی رباعیوں میں عارفانہ، متصوفانہ , فلسفیانہ، اخلاقی واصلاحی، عشقیہ، خمریہ اور المیہ مضامین، جدت خیال، ندرتِ فکر، کیف وسرور، گہرائی وگیرائی اور لسانی انفرادیت یہ تمام چیزیں موجود ہیں۔دیکھئے شاد عظیم آبادی نے اپنی رباعیوں میں رشتوں کی نزاکت اور زندگی کے اسرار ورموز کو کس عمدہ پیرائے میں بیان کیا ہے اور فن رباعی کو کس بلندی پر پہنچایا ہے۔

تنہا ہے چراغ دور پروانے ہیں
اپنے تھے جو کل آج وہ بیگانے ہیں
بیرنگئ دنیا کا نہ پوچھو احوال
قصے ہیں کہانیاں ہیں افسانے ہیں

ساقی کے کرم سے فیض یہ جاری ہے
یا پیر خرابات کی غم خواری ہے
صف توڑ کے بٹ رہی ہے رندوں میں شراب
معلوم نہیں کہ مری کب باری ہے

شاد عظیم آبادی کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے سکہ بند انداز میں اپنے آپ کو دلی یا لکھنؤ اسکول میں سے کسی ایک شعری دبستان سے اپنے آپ کو وابستہ نہیں کیا بلکہ دونوں کی خوبیوں کو سامنے رکھا۔یہی وجہ ہے کہ ان کے کلام میں دہلی اور لکھنؤ کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔انہوں نے غالب اور مومن کے مقبول ترین رنگ کی بھی تقلید کی اور پھر اسی سے اپنا ایک منفرد رنگ پیدا کیا۔

شاد عظیم آبادی کا شمار اردو کے کلاسیکی شعراء میں ہوتا ہے۔ان کا شعری لہجہ منفرد ہونے کے ساتھ ساتھ موثر بھی ہے۔انہوں نے قدیم شعری لہجے کی پیروی بھی کی ہے اور وہ اپنے دور کے جدید طرزِ اظہار سے بھی پوری طرح آگاہ ہیں۔شاد عظیم آبادی کی شاعری کا خاص وصف زبان و بیان کی صفائی وسادگی ہے۔ان کے ہاں بندش میں روانی , چستی اور ہمواری پائی جاتی ہے۔اس کے علاوہ جذبات کی پاکیزگی اور لطافت بھی شاد عظیم آبادی کی اہم شعری خصوصیت ہے۔

شاد عظیم آبادی نے غزل میں واردات قلبی کے اظہار کے ساتھ ساتھ اخلاقی , فلسفیانہ, عارفانہ اور توحید سے متعلق موضوعات کو بھی غزل میں سمویا ہے۔ان کی شاعری میں داخلی رنگ کے ساتھ ساتھ خارجی رنگ بھی دیکھنے کو ملتا ہے۔انہوں نے اپنی غزلوں میں حمد , نعت اور منقبت کے مضامین کو اس طرح جگہ دی ہے کہ اس سے ان کی غزلوں میں انفرادیت اور ایک نئی معنویت پیدا ہوگئی ہے۔شاد عظیم آبادی نے غزل کے بنیادی موضوعات عشق و محبت کی باتوں میں بھی اپنی ایک شناخت قائم کی ہے۔ان کے عشق میں ایک والہانہ پن کی کیفیت ہے۔

☆☆☆